اعجاز القرآن کے مضمون پر مشتمل خط ایک عزیز کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ المستعان

مرزا رفیع احمد

ربوہ ________

عزیزم محمد ارشد سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا بہت شرمندہ ہوں کہ اتنا عرصہ ہو گیا آپ کے خط کا جواب نہیں دے سکا ذہن میں
رہ کر بھول گیا اب لمبی مدت ڈاک کی ہڑتال کی وجہ سے تو جواب لکھ رہا ہوں
آپ نے المصلح رسالہ بھیجا قرآن نمبر شائع ہونے اور اعجاز القرآن پر مضمون لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا
امید ہے اب تک تو نکل چکا ہوگا اگر ابھی تک نہیں نکلا یہ سلسلہ جاری رکھنا چاہتے ہیں تو توحید و معرفت
بارے میں لکھتا ہوں۔ اعجاز نام ہے اس بے مثل چیز کا جس کے بنانے سے انسان عاجز ہوں قرآن فرقان کریم
اسلئے رسول کی بات جو مشتمل ہے علم الٰہی پر نازل ہوا خدا کی ذات بے مثل و مانند لاشریک ہے اسکا علم کامل اور بے مثل ہے
مختلف رسالے کے بیان کیا گیا تو سورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ
لکھا فرمایا یہ درس اعجاز ہے اس مضمون کو بار بار قرآن کریم میں
قرآن کریم کے اعجاز کی ایک صورت یہ ہے کہ اس میں ایسی ایسی باتیں ہیں ایک اعجاز بلکہ سارے معجزات کی
انکا انکار کر دیا شان کے طور پر قرآن کریم دعویٰ کرتا ہے فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی
سات ہزار کے بعد بھی تم ایسی بات نہیں پیش کر سکتے ان کا انجام عاجز ہونا کر دیا
سکیں سوال ہے یہ قرآن کی شان ہے کہ کمال اختصار و اجمال اور ساتھ ہی تفصیل بھی ہے
یہ ان کی بات کہ تفصیل کر سکتا ہے جو دنیا کو قرآن بشر ہے

سورۃ زمر کی آیت اللہ نزّل احسن الحدیث کتٰباً متشابہاً مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم

اور کی اعجاز اللہ نزّل میں یہ ہے کہ یہ حسنِ وجود کا مظہر اور یہ مشعل ہے الوحسن ازلی اور جمال ذاتی ازلی و الٰہ ازلی ابدی

کمہ ہیں مبیحے ہے اتنی کتاب حسن میں کامل سب سے بڑھ کر اور یہ مشعل ہے پس دوسرا اعجاز احسن الحدیث کی شان یہ ہے

تیسرا اعجاز متشابہ ہونا ہے یعنی اس کے مضامین اور تعلیمات اور الفاظ و بیان نہیں صرف ہم تناسب پایا جاتا ہے جیسا کہ کبھی

خوبصورت وجود کے خد و خال قد و قامت میں ہوتا ہے تناسب اور تناسب تام ہو تو خوبصورت نہیں ہوتا تو حسین کا چہرہ ہے

تو احسن کا اس پر قیاس ہے ہی پایا جاتا ہے ایک حسین وجود کے لیے لازم ہے کہ اس کے خد و خال اپنی اپنی جگہ کمال حسن رکھتے ہوں اور

پھر باہم متناسب بھی ہوں اگر کسی انسان کا ناک آنکھ نہ خوبصورت ستوال ہو لیکن دہانہ بہت بڑا ہو تو یہ خاکہ حسن ہے

آنکھ دو چار دکھنے میں بھی کسی حسین ہوں جب تک سارے خد و خال خوبصورت ہوں اور متناسب بھی نہ ہوں اور دیکھنے والے کو لگے

و اسے ہر طرح حسین وجود نہیں بنتا پس قرآن احسن الحدیث ہے کہ جو لوازم ہے کہ متشابہ بھی ہو قرآن کریم کے معیار پر اس کی بیان کی ہے

ترتیب ذرا سے اعجاز کا رنگ الگ ہیں یا میں ہم شانی بھی ہے ایک ہی حسن کی کئی رنگ میں جلوہ گری کرتا ہے عشق کرنی لوری کر کر

ادھر کر کے لطافت کی ہم تشکیل ہے اور لطیفیت لیکن اور شانی ہے ان معنوں میں بھی حسن ازلی کا جلوہ نیز ہے اور ذریت انسانی کا

کمالات جیسے متفرقہ حالتی آمیختہ دار اس معنوں کو اشارہ بھی بیان فرمایا ہے انتم اشد خلقا ام السماء بناھا

پہلے ہی سے دو متضاد باتیں اکٹھی کرتا ہے متضاد کو شکل کر دیا اور پھر اس مشکل کو حل فرمایا کہ قرآن کا اعجاز ظاہر کیا لفظا و معنا ہے

قرآن اصطلاح میں تشبیہ ہے جو قرآن مجید کا ثابت شدہ ہے انسان اشرف المخلوقات ہے دوسری طرف بنایا جا رہا ہے السماء جیسی کار

اشرف کس طرح بتایا ہے مگر کوئی تشریح زمانی ساری کائنات و موجودات ہے وہ کہاں بنائی جا رہی ہے پختہ تر ہے نہ پیر انسانی

اور نور بھی کرتا ہے پس جب انسان اشرف ہونے کا دم بھرتا ہے تو گویا دعوٰی ذات ان فور عشق ہے کہ ما اسہار اسنہا ہیں روح ربی تابندگی

کرتا ہے نور باطنی کا عاری ہوتا ہے اور اپنا جمال عرب و جلوہ نما ہے اور جمال حقیقی کا رنگ میں پیش

کر بتاتی ہے کہ انسان کو اثر نور عشق کے ساتھ نور باطنی بھی عطا ہو تو وہ اشرف ہے ورنہ کہ شاخ ہی کائنات قرآن کی شان متشابہ تر اس کا الفاظ کو دور کرتی ہے

مرزا رفیع احمد

ربوہ ________

یہ کیا رتبہ فضیلت حاصل ہے کیونکہ نہیں سورۃ الصافات میں اس مضمون کو یوں کھولا ہے فرمایا ا انتم اشد خلقا
ام من خلقنا انا خلقناهم من طین لازب۔ اے انسان جو خدا کا دعویدار ہے کیا تو باوجود شرف کا دعویٰ کرتا ہے کہ
سے پختہ تر اور خلقت میں کامل ہونے کا تیرا دعویٰ باطل ہے تو اپنے مقابل کوئی شرف نہیں الستا جنھیں ہم نے پیدا کیا
پیدا تو سبب کر ای رحمت ذات نے کیا یہاں ہم نے پیدا کیا اہم من خلقنا قرآن کریم کی شان شانی ہے جس کا عجیب نکتہ ہے
یعنی مطلب یہ ہے کہ وہ جو ہمارے ہاتھ سے جنھیں نسبت جلیلہ ہمارے اللہ سے نسبت ہے یہ نہیں کہ خدا کے ہاتھ کے شیئی اور کہ النفس کی
اور ضلوا فی الصلح کا نتیجہ ہے اور کا جامہ پہن لیا اسکو اٹھے خود ہی لوگ کر بنا دیا ہے انا خلقناهم من طین لازب
لیس لمیت لاز بہ کہ وہ خدا کے ہاتھ کے بعد دوبارہ زندہ کئے گئے جو سارے کے سارے خدا کے ہی کئے گئے مجنون
پھر سورۃ الزمر کی سند ہے جو لوگ آیات میں یا نجواں اعجاز اسکی مؤثرات خارجیہ کا بیان ہے
نخن ن ربکم ثم تلیس جلودھم وقلوبھم الی ذکر اللہ اور کی تاثیر اتنی ہے کہ اسکا عظمت و جلال الٰہی کی محبت طاری ہوتی ہے
کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل کا اثر ہو کر جلود میں نرمی پیدا ہوتی ہے یہاں بھی دو متضاد صفات الٰہی کو دیں
آتی ہیں اور یہ فضیلت اور اعجاز کی یہ صورت ہے کہ خشیت اور خشونت پیدا ہو اور خشونت لینت کی طرف ہے
استار آلیا امر یہ اعجاز کی صورت اکتساب ہے پیارا خود فرمایا کہ قرآن مجید جیسا کہ یہ جانتے ہیں ۲۳ سال میں منجما تھوڑا تھوڑا کر کے
معجزہ ہے جبکہ دشمن بھی اقرار کرنے پر مجبور ہیں اور یہ کہ قرآن کو کا منجما نازل ہوا اس اعجاز کا سبب ہے جو اعجاز کی بنیاد ہے
خود اعجاز ہے پھر فرمایا ورتلناہ ترتیلا تثبیت فؤادک ورتلناہ ترتیلا تثبیت مراد کو فی ذاتہ
معجزہ نہیں ہوں متناسق ہیں کہ وہ تر کتابا متشابہا کی شان اختیار کر گیا ہے قرآن اشعر نہیں شعر نہیں بن سکتے اس میں شعری خوبی
اور حسن متناسق اور حسن تنظیم اور کمال ترتیب کہ تمام آیات اور تمام

اور وزن اور ترنم نہیں اسی لئے فرمایا ورتل القرآن ترتیلا حسن صوت اور خوبصورتی کے ساتھ رکنی تاکہ لطف ملکوت سے ہم ایسی معجزانہ خوبی ہے فرمایا ما اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی یتغنی بالقرآن اللہ تعالی کی بات کو اسی شوق سے سنتا ہے جیسے رسول کو قرآن پڑھتے ہوئے جب وہ اپنی حسین اور رسیلی آواز سے قرآن پڑھ رہا ہو سنتا ہے ثابت ہوا قرآن کا اثر ہے شعر کے نجوم کی شکل میں نزول بھی فضیلت اور اعجاز ہے اور اسکی ترتیل یعنی کالنسق اور منظم کے ساتھ ترتیب بھی اعجاز ہے کی قسم کھاتا ہوں نجوم کے نزول کی معانی میں متعدد مفہوم کا اور نسبت جامعہ ہے یعنی قرآن کریم کا ایک وقت میں نازل نہ کیا جانا بلکہ منجما نازل کیا جانا فلا اقسم بمواقع النجوم وانہ لقسم لو تعلمون عظیم انہ لقرآن کریم میں مواقع نجوم یعنی استعارۃ منجما نزول کی قسم کھانا ہے اسی چیز کی قسم کھائی جاتی ہے جو عظمت کی حامل ہو قرآن کریم کے مختلف ٹکڑے ہیں جو ضرورت کے وقت نازل ہوتے رہے یہ ذات ہی عظمت کی دلیل ہے قرآن کریم کا نزول منجما ہر ضرورت کے وقت نازل ہونا اپنا شرف اور عظمت رکھتا ہے جو منجم بھی نازل ہوا اور اسکا بھی فرمایا ہم نے اس کو سنبھالا اور تیسرا شرف اور عظمت کی دلیل ہے قرآن کریم نازل شدہ قرآن اکٹھا نازل ہوا ہے اور ابھی نازل ہوا اپنا کریمی دعوی نور الہی جو عظیم اور غیر معمولی کریم ہے وہ اس کی حقیقت ہے نازل ہوا غرض دو رنگ کا اعجاز ہے اور دو بار سنا یا پہلا بھی دستغاد چیز ہی الٰہی کی جو ہوتا رہا اور آخری قرآن کا نمونہ بنا واضح ہے سورۃ ہے پیر دائمی ترتیب جب منجما نازل ہوا تو ایک شان عظمت کی بھی ہے قرآن جو نازل ہوا اور منفق الذی کا نام دیا پس سارا قرآن کی شان ہے اور سورۃ الفاتحہ سبع من المثانی سارا قرآن ہے اور اس کو سبع المثانی میں رکھ دیا شان کی نشان پر غور کرنے سے ساتوں آیات کی تکرار کی جاتی ہیں دنیا سورۃ الفاتحہ پڑھ کر ایسی خوشی محسوس ہوتی ہے جو سب سے زیادہ بار پڑھتے ہیں ہر شخص جو نماز پڑھتا ہے اس کا التزام رکھتا ہے اس کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ المستعان

مرزا رفیع احمد

ربوہ ________

کم از کم ۳۵ بار روزانہ سورۃ الحمد پڑھنا ہے کیا یہ کوئی کم اعجاز ہے کہ پہلے سے پیشگوئی فرما دی کہ یہ سبع مثانی ہے
اتنی تکرار اور کثرت سے پڑھی جائے گی کہ کوئی دوسرا کلام اس کثرت سے نہیں پڑھا جاتا اگر حساب کریں تو اس وقت
دنیا کی آبادی [illegible] ارب کے لگ بھگ ہے جس میں تقریباً سو کروڑ مسلمان ہیں اگر ایک ارب [illegible] عیسائی دلیل [illegible]
دجال [illegible] وہ [illegible] صادق و مصدوق نے پہلے ہی فرما دیا تھا انی مکاثر بکم الامم یوم القیامۃ کثرت سے
کی تعداد بھی ہے اور خیرات بھی [illegible] کی کثرت [illegible] بھی [illegible] معاشرہ [illegible] بھی دیتا ہے فرمایا انا اعطیناک الکوثر اور فرمایا
۷ تمسکن تستکثر احسان [illegible] کرتا جاتا [illegible] احسان جتانا [illegible] تجھے بہت دیں گے تستکثر کے معنی طلب کثرت کے بھی
جس کا اثر [illegible] ہے [illegible] کثرت [illegible] ہے استغفار کا [illegible] طلب [illegible] فرمایا ہے [illegible] اس [illegible] ماسی [illegible] دیدان [illegible]
من الخیر [illegible] قرآن کریم [illegible] باب استفعال [illegible] معنوں میں آیا ہے فرمایا قل لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت
بھی تکلیف نہ پہنچے [illegible] کثرت [illegible] علم غیب ہوتا [illegible] استکثرت تو مجھے بے شمار [illegible] زیادہ خیر حاصل ہو جاتا اور مجھے کوئی
کثرت بھی ہے [illegible] علم غیب ذاتی ہے [illegible] حصول خیر کا [illegible] تو بھی علم عالم الغیب کی طرف سے یعنی
علم غیب [illegible] حاصل ہے [illegible] ذاتی علم اور ذاتی [illegible] کوشش کے ہوتا تو [illegible] ذاتی کوشش کا [illegible] تو باطل ہو جاتا
تکلیف [illegible] کثرت [illegible] اعجاز ہے [illegible] دجال [illegible] کوشش کرتا ہے [illegible] کفر ہونا ثابت [illegible]
[illegible] سب دنیا پر غالب ہے۔ کثرت [illegible] معاشرہ [illegible] اسی [illegible] بھی [illegible] موعود [illegible]
[illegible] سبع مثانی [illegible] تقریباً چار ارب دفعہ پڑھی جاتی ہے [illegible] ہر دن [illegible] نماز [illegible]
سے شروع کیا جاتا [illegible] سبعاً من المثانی والقرآن العظیم [illegible] شان [illegible] سبع مثانی [illegible] شان [illegible]
شان [illegible] اعجاز اور فضیلت [illegible] اجمال اور کمال اعجاز [illegible] قرآن کریم کا دعویٰ [illegible] ذلک الکتاب ہے ۲ [illegible]
چیز [illegible] بیان [illegible] قرآن کریم [illegible] علتوں کا حاصل ہونا [illegible] چار علتوں [illegible]
محرکیم اور [illegible] یعنی علت فاعلی فرمایا قرآن عظیم اور [illegible] الکتاب [illegible]
قرآن عظیم ہے اور اس کی علت [illegible] یعنی اللہ وہ ذات [illegible] جمیع صفات حسنہ [illegible] جو ہر عیب سے پاک ہے اور اس کی علت غائی
[illegible] یعنی علم الٰہی [illegible] اور علت مادی فرمایا

6

اور یہ بھی دیکھا جائے تو الم کی ذات ایک مستقل معجزہ ہے مگر اس کی تفصیل میں جانے کی گنجائش نہیں بنیادی طور پر ان
سمجھ لیں کہ یہ حروف [illegible] ہے کلمات سے مرکب ہے حروف کے [illegible] اور معانی التعبیری اور اشتقاقی کے لیے استعمال کرنا ہی صرف قرآن کی شان ہے
ایک ہی اتنی [illegible] اپنی اتنی ایک بات ہے بیشتر کرتا ہے اور اتنی کہ حروف تہجی کا علم نہیں ہوتا کلمات کا استعمال قرآنی غیر اتنی میں ساری ہے
[illegible] ایک غیر اتنی ہے اتنی [illegible] فصیح اللسان [illegible] ہے مگر حروف کی پہچان اور حروف کا علم [illegible]
ایک بات ہے یہی حروف کے [illegible] معانی کے لیے استعمال کرتا ہے اور ایسے طور پر کہ تحقیق [illegible] جاتی ہے یہ حروف وہ اتنی [illegible]
سورتوں میں ۲۹ [illegible] میں لاتا ہے تو [illegible] عربی زبان کے حروف تہجی ۲۹ ہیں مگر [illegible] ۲۸ ہیں کہ الف اور ہمزہ دراصل ایک ہی حرف کی
در حقیقت [illegible] الف [illegible] ہمزہ [illegible] اور ان ۲۹ حروف میں سے چودہ فواتح سورتوں کی شکل میں لائے جاتے ہیں [illegible]
ہو جاتے ہیں حروف تہجی دراصل ۲۸ ہی ہیں جس کے نصف چودہ بنتے ہیں اور ۲۸ کے نصف [illegible] ہے جو عربی کلمات میں زیادہ استعمال [illegible]
یہ ایک استقرائی اعجاز ہے [illegible] لغت عرب کی پہچان [illegible] کا یہ معلوم کرنا کہ کن حروف کا استعمال غالب [illegible] ہے
اسی طرح تو دراصل [illegible] ہے بہرحال قرآن کی فضیلت اور اعجاز کو شروع ہی سے [illegible] بیان فرمایا ہے اس کی [illegible]
سے لفظ ان [illegible] وجود ہے [illegible] اس کی حقیقت [illegible] ذاتی [illegible] اور اس کی حقیقت [illegible]
جو ہے [illegible] ہے اور [illegible] الم [illegible] ہے [illegible] ایک بات ہے [illegible]
[illegible] ہے ایک [illegible] مستقل [illegible] دیا گیا ہے [illegible] اور وہ [illegible]
اپنا [illegible] ذلك الكتاب لا ريب فيه [illegible] ہے [illegible]
علم [illegible] ہے [illegible] وجود [illegible] ہے [illegible]
اور [illegible] ابراہیم [illegible] محتاج نہیں [illegible] کوئی [illegible]
انا الله اعلم [illegible] ہے [illegible] حقیقت [illegible] ہدى للناس [illegible] هدى للمتقين
اور ۲ ریب [illegible] ہے [illegible] حروف [illegible] ہے [illegible]
[illegible] اور [illegible] هدى للمتقين [illegible] انا [illegible] صورت میں
ذلك الكتاب ۲ ریب فیہ ہے [illegible] ذلك الكتاب ۲ ریب فیہ [illegible] اور [illegible] ہے
[illegible] دلیل [illegible] ہے [illegible] هدى للمتقين [illegible]
[illegible] ہے [illegible] آیات [illegible] یؤمنون بالغیب — [illegible] هدى للمتقين کی دلیل
[illegible] صورت میں [illegible] دیا [illegible]
[illegible]